11556 ـ كيا بے آباد جگہ پر ملازمت كرنے والوں پر نماز جمعہ واجب ہے ؟

سوال

ہم كچھ لوگ اپنے گھر اور اہل و عيال سے دور كام كرتے ہيں، جہاں نہ تو كوئى رہتا ہے اور نہ ہى مسجد ہے، ہمارے كام اور گھر رہنے كى مدت برابر ہے، يعنى ہم اٹھائيس دن كام كريں تو اٹھائيس دن چھٹى ہوتى ہے، اور سارا سال يہى ہوتا ہے، اور روزانہ بارہ گھنٹے كام كرتے ہيں.
كيا اس جگہ پر نماز جمعہ واجب ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس جگہ آپ پر نماز جمعہ واجب نہيں، بلكہ آپ لوگ ظہر كى نماز ادا كرينگے، اس ليے كہ آپ وہاں كے رہائشى نہيں (يعنى آپ وہاں مستقل مقيم نہيں ہيں) اور وہاں كوئى رہائشى بھى نہيں جس كے ساتھ آپ لوگ نماز جمعہ ادا كريں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

كچھ لوگ شہر سے باہر زراعت كے ليے جاتے اور وہاں تقريبا ہر برس كم از كم دو ماہ اور زيادہ سے زيادہ چار ماہ رہتے ہيں، نماز جمعہ كے ليے شہر آنا مشكل ہے، تو كيا وہ ان پر نماز جمعہ واجب ہے، يا جائز ہے ؟ يا كام والى جگہ ميں ان كے ليے نماز جمعہ ادا كرنى جائز نہيں، بلكہ تكليف كر كے انہيں شہر ضرور جانا ہو گا ؟

يا پھر مسافر كى طرح ان سے جمعہ ساقط ہو جاتا ہے، اور ملازمت والى جگہ ميں كتنى مدت رہنے سے جمعہ ساقط ہو گا ؟

كميٹى كا جواب تھا:

اگر تو وہ كھيت جہاں يہ لوگ كام كرتے ہيں وہاں كوئى رہتا ہے اور وہ اس كى رہائش ہے تو ان پر وہاں كے رہائشيوں كے تابع ہوتے ہوئے نماز جمعہ واجب ہے، اور وہ ان كے ساتھ مل كر نماز جمعہ ادا كرينگے، يا پھر ان كے علاوہ جو بھى لوگ انہيں ميسر ہوں ان كے ساتھ مل كر نماز جمعہ ادا كريں، كيونكہ نماز جمعہ اور اس كى ادائيگى كى كوشش ميں عمومى دلائل اسى پر دلالت كرتے ہيں.

اور اگر ان كھيتوں اور فارموں ميں كام كرنے والے لوگ اپنى بستى يا ارد گرد كى كسى اور بستى كى اذان سنتے ہيں تو

ان کے لیے وہاں جاکر نماز جمعہ ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب ہے، تا کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز جمعہ ادا کریں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ تعالی کی ذکر کی طرف چلے آؤ الجمعۃ (9).

اور اگر ان کھیتوں اور فارموں میں کوئی رہائشی شخص نہیں اور نہ ہی وہ ارد گرد کی بستی سے جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو ان پر جمعہ واجب نہیں ہوتا وہ ظہر کی نماز باجماعت ادا کرینگے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ کے ارد گرد قبائل اور عوالی میں کھیت تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے لوگوں کو نماز جمعہ کے لیے آنے کا حکم نہیں دیا، اور اگر ایسا ہوتا تو نقل کیا جاتا، جو اس طرح کے لوگوں پر مشقت کی وجہ سے عدم وجوب کی دلیل ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ ولافتاء (8 / 221 - 222).

اور کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

جس کمپنی میں آپ کام کرتے ہیں اگر تو وہ ایسےعلاقے میں ہے جہاں جمعہ نہیں پڑھا جاتا، اور نہ ہی اس کے قریب کہیں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور کمپنی میں کوئی وہاں کا رہائشی بھی نہیں جن پر جمعہ واجب ہو، تو آپ لوگوں پر جمعہ واجب نہیں، بلکہ آپ نماز ظہر ادا کرینگے.

لیکن اگر کمپنی اس علاقے میں ہے جہاں نماز جمعہ ادا ہوتی ہے، یا پھر اس کے قریب کہیں نماز جمعہ ہوتا ہے کہ آپ کو اس کی اذان سنائی دیتی ہو یا پھر آپ کے ساتھ وہاں کے رہائشی رہتے ہوں جن پرجمعہ واجب ہے تو پھر وہاں کے رہائشیوں کے تابع ہوتے ہوئے نماز جمعہ کی ادائیگی واجب ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 220).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے بعض طلبہ نے اجنی ملك میں نماز جمعہ کے حکم کے متعلق دریافت کیا تو ان کا جواب تھا:

" اہل علم نے بیان کیا ہے کہ آپ اور آپ جیسے لوگوں پر نماز جمعہ واجب نہیں، بلکہ آپ کی طرف سے ادائیگی اور صحیح ہونا محل نظر ہے؛ کیونکہ آپ مسافر اور خانہ بدوشوں کے مشابہ ہیں، اور جمعہ تو کسی علاقے کے مقیم رہائشیوں پر واجب ہوتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں اور خانہ بدوشوں کو جمعہ کی ادائیگی کا حکم نہیں دیا، اور رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنے سفر میں بھی جمعہ ادا نہیں کیا.

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز ادا کی اور جمعہ نہیں پڑھا، اور نہ ہی حجاج کو اس کا حکم دیا، کیونکہ وہ مسافروں کے حکم میں ہیں، الحمد میرے علم کے مطابق تو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں، صرف شاذ سا اختلاف ہے جو بعض تابعین میں تھا، لیکن یہ قابل التفات نہیں.

لیکن اگر مقیم مسلمان لوگوں کو آپ نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے پائیں تو آپ اور آپ جیسے طلب علم یا تجارت کی بنا پر عارضی مقیم لوگوں کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا مشروع ہے، تا کہ ان کے ساتھ نماز ادا کر کے جمعہ کی فضیلت حاصل ہو سکے.

اور اس لیے بھی کہ اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر مسافر شخص کسی ایسی جگہ ٹھرے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو اور اس کی یہ اقامت اسے قصر نماز کرنے میں مانع ہو تو مقیم رہائشی کے تابع اس پر بھی جمعہ واجب ہے. اھ

دیکھیں: فتاوی ابن باز (12 / 377).

واللہ اعلم .